فتاویٰ اہلحدیث

از

مجتہد العصر حافظ عبد اللہ محدث روپڑی

ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ

ڈی بلاک سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

فتاویٰ اہلحدیث

جلد اوّل

از

مجتہد العصر حافظ عبد اللہ محدث روپڑی

المتوفیٰ

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ○ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ

ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

(پاکستان)

انتساب

علم و تحقیق کا یہ گراں قدر مجموعہ ان سعید روحوں کے نام منسوب ہے جن کے نزدیک دنیا میں رشد و ہدایت کا سرچشمہ اور آخرت میں فلاح و بہبود کا واحد ذریعہ رائے اور قیاس کی بجائے صرف قرآن اور سنت ہے۔

مرتب فتاویٰ

نام کتاب ———— فتاوی اہلحدیث جلد اول
تاریخ اشاعت ———— ۲۵ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۹۲ھ مطابق یکم جنوری سنہ ۱۹۷۳ء
تعداد ———— ایک ہزار
قیمت مجلد ———— -/۱۸
پریس ———— کیمرج پریس لاہور
ملنے کا پتہ نمبر۱ ———— مکتبہ تنظیم اہلحدیث چوک دالگراں لاہور
نمبر۲ ———— ادارہ احیاء السنۃ النبویہ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

فتاوی اہلحدیث

کتاب الایمان

مذاہب

مرزائی۔ رافضی۔ چکڑالوی وغیرہ کافر ہیں یا نہیں۔

سوال:۔ معتزلہ، جہمیہ، قدریہ، جبریہ، مرزائیہ، چکڑالویہ، رافضیہ بلاتفضیلیہ وغیرہ وغیرہ فرقے، یہ قطعی کافر ہیں یا نہیں۔ نماز میں ان کی اقتداء اور ان سے سلام مصافحہ کرنا روا ہے یا نہیں۔ ان کی ورثہ مسلم کو یا مسلم کی وراثت ان کو پہنچتی ہے یا نہیں؟ اور مسلم عورت کو ان کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر مسلمان عورت کا خاوند ان فرقوں میں داخل ہوجائے۔ مذہب اہل سنت والجماعت بدل بیوے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ بلا طلاق وہ دوسری جگہ نکاح لے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ان فرق کے گمراہ۔ زندیق۔ ملحد۔ بدعتی ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں۔ البتہ کافر ہونے میں تفصیل ہے۔ مرزائیہ، چکڑالویہ تو بے شک کافر ہیں۔ معتزلہ، جہمیہ۔ قدریہ۔ جبریہ بھی تقریباً ایسے ہی ہیں لیکن صاف کافر کہنا ذرا مشکل ہے رافضیہ میں سے غالی قطعاً کافر ہیں۔ جو حضرت ابوبکرؓ وغیرہم کو مرتد کہتے ہیں اور زیدیہ کافر نہیں۔ جن کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کی امامت خطا نہیں ہے۔ مگر حضرت علیؓ افضل ہیں اور حضرت عثمانؓ کے بارہ میں ساکت ہیں۔ نہ اچھا کہتے ہیں۔ نہ بُرا۔

اگر ان فرقوں کی اور ان کے علاوہ باقی فرقوں کی تفصیل مطلوب ہو۔ تو کتاب ملل والنحل ابن حزم اور شہرستانی وغیرہ کا مطالعہ کریں۔ اور نواب صدیق حسن خان مرحوم کا بھی ایک رسالہ خبیئتہ الاکوان اس بارہ میں

ہے۔ وہ بھی اچھا ہے۔

رہا ان لوگوں سے میل ملاپ تو یہ بالکل ناجائز ہے۔ ابن کثیر جلد دوم ص۲۰۱ میں مسند احمد وغیرہ سے یہ حدیث ذکر کی ہے۔ کہ جب تم متشابہ آیتوں کے پیچھے جانے والوں کو دیکھو۔ تو ان سے بچو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں سے ناطہ رشتہ وغیرہ کرنا یا ویسے میل ملاپ رکھنا یا نماز میں امام بنانا اس قسم کا تعلق کوئی بھی جائز نہیں۔ بلکہ جو ان میں سے کافر ہیں۔ اگر اتفاقی طور پر ان کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے یا غلطی سے ان کے ساتھ نکاح کا تعلق ہو گیا ہو۔ تو نماز بھی صحیح نہیں اور نکاح بھی صحیح نہیں۔ نماز کا اعادہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اگر نکاح پڑھا ہوا ہو۔ اور بعد میں ایسی بدعت کے مرتکب ہوئے جو حد کفر کو پہنچ گئی۔ تو بھی نکاح خود بخود فسخ ہو جاتا ہے۔ طلاق کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا یعنی مشرک مردوں کو نکاح نہ دو اور دوسری جگہ ہے وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ یعنی کافر عورتوں کے ساتھ نکاح مت رکھو۔ اگر اسی حالت میں مر جائیں مسلمان ان کے وارث نہیں اور یہ مسلمانوں کے وارث نہیں۔

عبداللہ امرتسری

سوال :۔ جس حدیث میں امت کے تہتر گروہوں میں تقسیم ہونے کا بیان ہے۔ اس لفظ امت سے امت اجابت مراد ہے یا امت دعوت؟

سیٹھ ابراہیم حسین از بنگلور ۲۹ ۵ / ۱۹۹۱ء

جواب :۔ اس حدیث سے امت اجابت مراد ہے۔ یعنی مسلمانوں کے تہتر فرقے ہو جائیں گے۔ جس کی کئی وجہ ہیں۔

پہلی وجہ :۔ یہ کہ اس حدیث میں پہلے ذکر ہے۔ کہ تم بنی اسرائیل کے برابر ہو جاؤ گے۔ جیسے جوتے کا ایک پاؤں دوسرے کے برابر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی نے ماں سے بدکاری کی ہوگی۔ تو تم میں سے بھی کوئی یہ کام کرے گا۔ پھر فرمایا بنی اسرائیل بہتر فرقے ہو گئے تم تہتر ہو جاؤ گے اور ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کی امت اجابت ہے تو اس امت سے بھی امت اجابت مراد ہونی چاہیئے۔ تاکہ مقابلہ اور موازنہ برابر ٹھیک ہو جائے۔

دوسری وجہ :۔ یہ کہ آپ نے آئندہ کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ اگر کفار بھی شامل ہوتے تو یہ فرقے اس وقت بھی موجود تھے۔ پھر آئندہ کی پیشگوئی کا کیا معنی؟

بلکہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ حالانکہ صحابہؓ ان کی خلافت حقہ اور صحابیت پر متفق ہیں اور اس منصب میں ان کو اعلیٰ پایہ دیتے ہیں۔ اس طرح بریلویں وغیرہ نے سلف اور خیر قرون کے خلاف کئی مسائل ایجاد کر رکھے ہیں۔ جن کا سلف اور خیر قرون میں نام ونشان نہیں ملتا جیسے مروجہ میلاد۔ روٹی پر ختم۔ سالانہ عرس وغیرہ بلکہ بعض مسائل سلف کے اور خیرالقرون کے صریح مناقض ہیں جیسے حضورؐ کو حاضر ناظر سمجھنا بشریت سے انکار کرنا وغیرہ۔ اس طرح نیچریہ۔ معتزلہ جہمیہ۔ قدریہ۔ جبریہ بلکہ تقلید شخصی کو فرض واجب جاننے والے اور اس کو شرعی حکم سمجھنے والے یہ سب مَا اَنَا عليه واصحابی سے خارج ہیں۔ کیونکہ انہوں نے صحابہ کی روش ترک کر دی اور قرآن مجید بلکہ حدیث سے بھی استدلال کرنے کے وقت خیرالقرون کی کوئی پرواہ نہیں کی کہ خیرالقرون نے قرآن مجید کی کیا تفسیر کی اور حدیث پر کس طرح عمل کیا۔ (عبداللہ امرتسری۔ روپڑ ضلع انبالہ)

سوال:۔ حنفی، شافعی۔ مالکی۔ حنبلی مسلمان ہیں یا نہیں؟ مقلدین کے پیچھے نماز اہلحدیث کو جائز ہے یا نہیں؟ اگر یہ فرقے مسلمان ہیں تو اہل سنت والجماعت میں شامل ہیں یا نہیں؟ مقلد کو اپنی لڑکی کا رشتہ دینا اور لینا جائز ہے یا نہیں؟ مقلد کی منکوحہ سے نکاح حلال ہے یا حرام؟

جواب:۔ احناف دیوبندی اہل سنت میں شامل ہیں اور اہل سنت کے کئی فرقے ہیں جن میں سے بعض ہر مسئلہ میں ترجیح رکھتے ہیں وہ جماعت اہل حدیث ہے اگر کوئی دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھ لے تو ہو جائے گی لیکن ترجیح اہل حدیث کو ہے اگر امام مقرر کرنا ہو تو اہل حدیث کی کوشش کرنی چاہیئے۔ باقی باتوں کے جوابات بھی اس کی تحت میں آگئے۔ اس طرح نکاح پر نکاح بھی صحیح نہیں۔

احناف دیوبندی اور اہلحدیث میں کیا فرق ہے

سوال:۔ ۱۔ احناف دیوبندی اور اہلحدیث میں باعتبار عقاید اصولیہ وشرعیہ کیا فرق ہے؟ ۲۔ احناف دیوبندی باوجود عقیدۂ وجوب تقلید شخصی فرقۂ ناجیہ ہیں یا نہ؟ ۳۔ اہلحدیث باوجود غیر مقلد ہونے کے محدثین امام بخاری ومسلم وغیرہ کی تحقیقات واجتہاد کو آئمہ اربعہ مجتہدین کی تحقیق واجتہاد پر کیوں ترجیح دیتے ہیں کیا یہ تقلید نہیں ہے؟ ۴۔ احناف کے فقہا ومحدثین مثل عینی وطحاوی وابن الہمام کی تحقیقات حدیثیہ کو اہلحدیث کیوں تسلیم نہیں کرتے؟ حالانکہ یہ فقہا بھی حدیث کی تصحیح وتضعیف بطریق محدثین کرتے ہیں؟ ۵۔ جو حدیث کو معمول بر زمانہ سلف رہی گو وہ سنداً ضعیف ہو قابل قبول ہے یا نہیں؟ ۶۔ امام ترمذیؒ جو اپنے جامع